39799- عورتوں اور مردوں کے مخلوط کیفے کا مالک بننا

سوال

ایک شخص اچھی قسم کے کیفے کا مالک ہے، جہاں مرد و عورت مختلط داخل ہوتے ہیں، کیفے کا مالک اس اختلاط کی بنا پر سکون اور راحت محسوس نہیں کرتا، کہ مبادا کیفے کی کمائی حرام یا شرعا ممنوعہ شبہات میں شامل نہ ہوتی ہو، باوجود اس کے کہ کیفے میں مالک نے ملازموں کو حرام اشیاء فروخت کرنے سے منع کر رکھا ہے، جن میں سگرٹ بھی شامل ہیں، اور وہاں آنے والوں پر اسلامی آداب کے منافی اور مخل ہونے والے کام بھی ممنوع کر رکھے ہیں.

ہم چاہتے ہیں کہ اگر ممکن ہو سکے تو آپ ہمارے لیے اس راستے کو قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کے ساتھ روشن کریں تا کہ نفس پاکیزہ ہو، اور دل بھی اطمنان حاصل کرے، اور ہم معصیت و گناہ میں پڑنے سے بچ سکیں، اور جب اپنے رب سے ملیں تو وہ ہم سے راضی ہو، ہماری گزارش ہے کہ جواب تفصیلی ہو ؟

پسندیدہ جواب

کیفے کے مالک نے اپنے اس کیفے میں حرام اشیاء کی فروخت منع کر کے ایک اچھا اور بہتر قدم اٹھایا ہے، جس میں سگرٹ کی فروخت بھی شامل ہے، اور اسی طرح اس نے اسلامی آداب کے منافی اور اس میں مخل ہونے والے کام بھی منع کر رکھے ہیں، اللہ تعالی اسے جزائے خیر عطا فرمائے.

لیکن اس کے لیے ایک چیز کرنا باقی ہے کہ وہ مرد و عورت کا اختلاط بھی روک دے؛ کیونکہ اس میں شر و فساد اور فتنہ و خرابیاں پائی جاتی ہیں، اور پھر قرآن و حدیث تو اختلاط کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں، جن میں سے چند ایک دلائل ذیل میں پیش خدمت ہیں :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور جب تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے}. الاحزاب (53).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

(یعنی جس طرح میں نے تمہیں ان کے پاس داخل ہونے سے منع کیا ہے، اسی طرح تم بالکل ان کی طرف دیکھو بھی نہ، اور اگر تم میں سے کسی ایک کو کوئی ضرورت اور حاجت ہو جوان سے لینا چاہے تو وہ ان کی طرف نہ دیکھے، اور اپنی ضرورت کی چیز پردے کے پیچھے سے طلب کرے).

اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اس آیت میں دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے ان سے پردے کے پیچھے سے سوال کرنے کی اجازت دی ہے، کہ اگر کوئی ضرورت پیش آجائے یا کوئی مسئلہ پیش آجائے جس میں ان سے فتوی لینا ہو تو پردے کے پیچھے سے پوچھا جاسکتا ہے.

اور اس میں بالمعنی سب عورتیں داخل ہیں، اور اس لیے کہ شرعی اصول ہے کہ عورت ساری کی ساری پردہ ہے).

اور ایک دوسرے مقام پر فرمان باری تعالی ہے :

.{اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ اور کجی ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق اچھی اور بہتر بات کرو¬}.الاحزاب (32).

لھذا جب کلام میں نرمی اختیار کرنے سے روک دیا گیا تاکہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ کوئی اور خیال نہ کرنے لگے ، تو پھر مردوں کا بے پرداور مائل کرنے اور مائل ہونے والی عورتوں کے ساتھ بیٹھنا ، اور آپس میں تبادلہ خیال اور گپیں ہانکنا کیسا ہے ؟ یہ عورت بات کر رہی ہے ، اور دوسری ہنسی مذاق ، اور تیسری جھک دیکھ رہی ہے ، تو اس سے بڑھ کر اور کونسا فتنہ ہوگا ؟ اس کے ہوتے ہوئے کونسا ایسا دل ہے جو بیماری اور طمع ولالچ سے بچ سکے ؟!

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو زمین میں اللہ تعالی کو سب سے زیادہ محبوب اور پیاری جگہ مسجدوں میں بھی مرد و عورت کے اختلاط کو منع کرنے کا خیال رکھتے ہوئے مردوں کی صفیں عورتوں کی صفوں سے علیحدہ بنانے کا حکم دیا ، اور مردوں کو حکم دیا کہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے رہیں حتی کہ عورتیں وہاں سے چلی جائیں ، اور مساجد میں عورتوں کے لیے علیحدہ دروازہ مخصوص کیا ، اس کے دلائل ذیل میں دیے جاتے ہیں :

1-ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ نماز سے سلام پھیرتے تو ان کی سلام مکمل ہوتے ہی عورتیں اٹھ پڑتیں ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے سے قبل کچھ دیر ٹھرے رہتے ، ابن شہاب کہتے ہیں : میرا خیال ہے کہ -واللہ اعلم- نبی کریم صلی اللہ علیہ اس لیے بیٹھے رہتے تاکہ مردوں کے جانے سے قبل عورتیں اٹھ کر چلی جائیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (793).

2-اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں"

نافع کہتے ہیں : تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فوت ہونے تک اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (462) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

3-ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" مردوں کی سب سے بہتر اور اچھی صفیں پہلی ہیں ، اور سب سے بری آخری ، اور عورتوں کی سب سے بہتر اور اچھی صفیں آخری اور سب سے بری پہلی صفیں ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (664).

مرد و زن کے اختلاط کی ممانعت میں شریعت کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے ، اور یہ کہ مرد عورتوں کی صفوں سے جتنا زیادہ دور ہو یہ افضل ہے ، اور عورت مردوں کی صف سے جتنی زیادہ دور ہو وہ اس کے لیے افضل ہے .

جب اس طرح کے اقدامات مسجد میں جو کہ پاکیزہ عبادت کے لیے ہے کیے گئے تو بلاشک مسجد کے علاوہ دوسری جگہوں پر تو بالاولی ہونے ضروری ہیں .

4-ابواسید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے ہوئے فرمارہے تھے، جب راستے میں مرد اور عورتوں کا اختلاط ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا:

"ایک طرف ہوجاؤ، کیونکہ تمہیں راستے کے وسط میں چلنے کا حق نہیں، تمہیں راستے کے کناروں میں چلنا چاہیے"

تو عورت دیوار کے ساتھ اتنا چمٹ کر چلتی تھی کہ دیوار کے ساتھ لگنے کے بنا پر اس کا لباس دیوار کے ساتھ اٹک جاتا تھا.

سنن ابوداود حدیث نمبر (5272) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

آپ مردوزن کے اختلاط کے خطرات پر کلام کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (1200) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور جب اختلاط حرام ہے، تو پھر کیفے کا مالک اسے باقی رکھنے اور اس سے منع نہ کرنے، اور ان لوگوں کو اللہ تعالی کی معصیت اور گناہ کرنے کے لیے جگہ فراہم کر کے ان کی معاونت کرنے پر گنہگار ہوگا.

لہذا اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے اور مومنوں کے مابین شر و فساد پھیلانے پر مدد و معاون مت بنے، اور اسے اپنی کمائی پاکیزہ اور اچھی کرنے کی حرص رکھنی چاہیے، کیونکہ: (ہر وہ جسم جو حرام سے بنا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے).

جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"ہر وہ جسم جو حرام سے پلا ہو اس کے آگ زیادہ بہتر ہے"

اسے طبرانی اور ابو نعیم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4519) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ترمذی نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

"بلاشبہ بات یہی ہے کہ کوئی بھی گوشت زیادہ نہیں ہوتا جو حرام پر پلا ہو مگر اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے"

جامع ترمذی حدیث نمبر (614).

اگر تو آپ اس اختلاط کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہیں، تو واجب بھی یہی ہے، یا صرف آپ کیفے کو صرف مردوں کے لیے خاص کردیں، وگرنہ کوئی دوسرا مباح کام تلاش کرلیں، اور جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے، تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز مہیا کرتا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا}.

واللہ اعلم.